اسلامی صکوک - ایک تعارف

ڈاکٹر محی الدین غازی فلاحی
(ہیڈ آف ریسرچ، دار الشریعہ للاستشارات المالیۃ والقانونیۃ، دبئ)

بائیسواں فقہی سمینار

جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ (یوپی)

۲۵-۲۷ / ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، ۹-۱۱ / مارچ ۲۰۱۳ء

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

اسلامی صکوک ایک تعارف

ڈاکٹر محی الدین غازی فلاحی☆

کسی ادارے یا کمپنی کو جب زر کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کا ایک مروجہ طریقہ یہ ہے کہ وہ ادارہ اسناد قرض جاری کرتا ہے، ان اسناد قرض کو لینے والا دراصل اسناد جاری کرنے والے کو اسناد کی قیمت بطور قرض دیتا ہے، اور مع سود واپسی کا طلبگار رہتا ہے، سود پر مبنی اسناد قرض شرعا جائز نہیں ہیں۔

کسی ادارے یا کمپنی کو جب شرعا جائز طریقہ سے زر حاصل کرنا ہوتا ہے، تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ ادارہ صکوک جاری کرتا ہے، ان صکوک کو لینے والا مذکورہ ادارہ کو قرض نہیں دیتا ہے بلکہ اس کے اور مذکورہ ادارے کے درمیان ایک شرعی رشتہ قائم ہوتا ہے، اس رشتہ کی نوعیت وہ عقود طے کرتے ہیں جن کی بنیاد پر صکوک جاری کئے گئے۔

صکوک کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں جو کچھ مالی اثاثوں میں مساوی قیمت کے حامل حصص کی ترجمانی کرتی ہیں، انہیں عقد شرعی کی بنیاد پر جاری کیا جاتا ہے، اور انہیں جاری کرنے والا ان کے اجراء سے حاصل رقومات کو شرعی مقاصد میں استعمال کرتا ہے۔

اس تعریف کی جزئیات کو یوں ظاہر کیا جاسکتا ہے:

☆ یہ اسناد یا سرٹیفیکٹ ہوتے ہیں جن کی قیمت برابر ہوتی ہے۔

☆ ان کی پشت پر کوئی عقد شرعی ہوا کرتا ہے۔

☆ ہیڈ-ریسرچ، دار الشریعہ للاستشارات المالیۃ والقانونیۃ، دبئی۔

☆ یہ غیر منقسم مالکانہ حقوق کی نمائندگی کرتے ہیں۔

☆ مالکانہ حق کا محل اعیان بھی ہوسکتے ہیں، منافع بھی، خدمات بھی، تجارتی سرگرمی یا پروجیکٹ کے اثاثے بھی۔

اس تعریف سے صکوک اور اسناد قرض کے درمیان فرق واضح ہوجاتا ہے، کہ اسناد قرض کی پشت پر مالکانہ حقوق نہیں ہوتے ہیں، جبکہ صکوک کی پشت پر مالکانہ حقوق ہوتے ہیں، اسناد قرض کی بنیاد سودی قرض پر ہوتی ہے جبکہ صکوک کی بنیاد کسی عقد شرعی پر ہوتی ہے۔

صکوک اور شیئرز میں فرق جاننا بھی ضروری ہے، صکوک کا مالک کمپنی میں حصہ دار نہیں ہوتا ہے وہ صرف متعین اثاثوں کا مالک ہوتا ہے، جبکہ شیئرز کا مالک کمپنی میں حصہ دار ہوتا ہے، ممکن ہے اثاثوں کو کوئی فائدہ یا نقصان پہنچے جو کمپنی کو نہیں پہنچے۔

مالکانہ حقوق کے تقاضے:

صکوک جس کے پاس ہوتے ہیں وہی ان کے ماوراء اثاثوں کا مالک ہوتا ہے، اس کا ایک تقاضا یہ ہے کہ ان اثاثوں سے جڑے ہوئے خطرات اور نفع نقصان کا حقدار و ذمہ دار بھی وہی ہو۔

اس کا ایک تقاضا یہ بھی ہے صکوک کے ماوراء اثاثے اس کمپنی کے اثاثوں کی فہرست سے باہر ہوجائیں جس نے انہیں حاملین صکوک کو فروخت کیا ہے۔

ضروری اصطلاحات:

نشرۃ الاصدار (Offering Circular) ایک دستاویز جس میں صکوک کے اجراء سے متعلق تفصیلات اور شرائط کا تذکرہ ہوتا ہے۔

اصول (Assets) اثاثے: وہ مادی اشیاء، منافع اور خدمات جن کے بالمقابل صکوک جاری ہوجاتے ہیں۔

مصدر الصکوک، صکوک جاری کنندہ(Sukuk Issuer)، (Obligor)، (Originator) وہ ادارہ یا کمپنی جو صکوک کے اندراج سے حاصل ہونے والی رقومات کو حاصل کرتی ہے، یا اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے، اس کے لئے بسا اوقات جہۃ مستفیدۃ، فریق مستفید (Beneficiary) کی اصطلاحات بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

امین الصکوک، شرکۃ ذات غرض خاص، (Issuer)(Trustee)(SPV)، خاص اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی اس کمپنی کا کام یہ ہوتا ہے کہ حاملین صکوک کے امین کی حیثیت سے صکوک جاری کرے، صکوک کے اندراج سے حاصل ہونے والی رقم جمع کرے، جس مقصد کے لئے وہ رقم جمع ہوئی ہے اس مقصد پر صرف کرے، اس پر آنے والے منافع کو تقسیم کرے، اس کی واپسی کی صورت میں اس کی قیمت ادا کرے، اور فریق مستفید کے ساتھ تمام معاہدوں پر حاملین صکوک کی نیابت میں دستخط کرے، حاملین صکوک کے امین کی حیثیت سے صکوک کے اثاثوں کی ملکیت اپنے پاس رکھے، اس کمپنی کو قائم تو فریق مستفید کرتا ہے لیکن اس کا مقصد حاملین صکوک کی نیابت کرنا ہوتا ہے۔

حاملین صکوک، مالکین صکوک(Sukuk Holders)(Investors) ان لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے صکوک کی قیمت ادا کر کے اسے اپنے نام سے درج کرالیا۔

اصدار الصکوک، صکوک کا اجراء(Issuance) ابتدائی بازار میں صکوک کو پیش کرنا اس مقصد سے کہ سرمایہ کاری کے شائقین اس میں اندراج کرا کے اس کی قیمت اجراء (Face Value) جاری کنندہ کو ادا کردیں، صکوک کا اجراء کرتے وقت اس کی جو قیمت طے کی جاتی ہے اسے قیمۃ اسمیۃ (Face Value) کہتے ہیں۔

تداول الصکوک، صکوک کی خرید وفروخت، یعنی ثانوی بازار میں صکوک کی خرید و فروخت۔

استرداد صکوک(Redemption) یعنی جاری کنندہ کو صکوک واپس کر کے اس کے

بالمقابل جوحقوق بنتے ہوں انہیں حاصل کرنا۔

ایجاب وقبول: بعض فقہاء کے نزدیک نشرۃ الاصدار ایجاب ہے اور اندراج نامے کو جمع کرنا قبول ہے جبکہ بعض فقہاء اندراج نامے کو ایجاب اور اس کی منظوری کو قبول قرار دیتے ہیں۔

صکوک کا اجراء:

وہ کمپنی یا ادارہ، جسے باہر سے زر کی ضرورت ہوتی ہے، اور جسے جاری کنندہ یا فریق مستفید کہا جاسکتا ہے، یہ طے کرتا ہے کہ اس عقد شرعی کے تحت اسے صکوک جاری کرنا ہے، جن عقود شرعی کے تحت صکوک جاری ہوتے ہیں، ان میں سے خاص مرابحہ، سلم، استصناع، اجارہ، مضاربہ، وکالۃ بالاستثمار اور مشارکہ ہیں، صکوک مزارعۃ، صکوک مغارسۃ اور صکوک مساقاۃ کی بنیاد پر بھی صکوک جاری کئے جاسکتے ہیں، کس ادارے کو کس موقع پر کس عقد شرعی کا انتخاب کرنا ہے یہ ادارہ میں موجود اثاثوں کی نوعیت، ادارہ کو درپیش ضرورت اور ادارے کی سرگرمیوں کی نوعیت سے طے ہوتا ہے۔

صکوک اور اسلامی بینک:

گوکہ صکوک کے کلیدی فریق دو ہوتے ہیں، مالکین صکوک اور صکوک کی قیمت سے فائدہ اٹھانے والی کمپنی، لیکن عملاً اسلامی بینک کا بھی اہم رول ہوتا ہے، اور وہ حسب ذیل نکات پر مشتمل ہوتا ہے:

منتظم اجراء: اسلامی بینک فریق مستفید کے وکیل کے طور پر صکوک کے اجراء کے لئے منتظم کا رول ادا کرتا ہے۔

مارکیٹینگ منیجر: صکوک کا تعارف اور اشتہار اور مارکیٹنگ بھی اسلامی بینک کا ایک کام ہوسکتا ہے۔

صکوک اندراج کو مکمل کرنے کا وعدہ دینے والا، اسلامی بینک یہ وعدہ بھی کرسکتا ہے کہ اگر مطلوبہ تعداد میں صکوک کا اندراج نہیں ہوا، تو باقی ماندہ صکوک کی قیمت وہ ادا کرے گا۔

مذکورہ ذیل شکل صکوک کے عمل اجراء کو واضح کرتی ہے۔

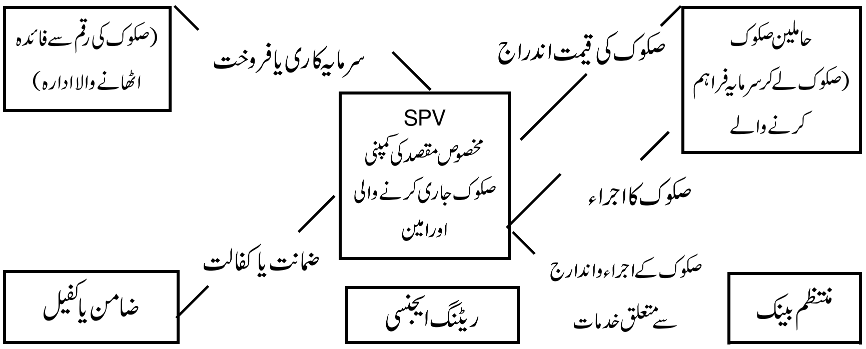

صکوک مرابحہ:

ایک ہوائی کمپنی کو دس عدد جہاز خریدنے ہیں، جن کی مجموعی قیمت ایک ارب روپے ہے، اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے لئے کمپنی کو باہر سے زر کی ضرورت ہے، کمپنی مرابحہ صکوک جاری کرے گی، ہر صک کی متعین قیمت ہوگی، صکوک اپنے نام درج کرانے والے صکوک کی تعداد کے لحاظ سے اس کی قیمت ادا کریں گے، صکوک درج کرانے سے جو رقم جمع ہوگی وہ حاملین صکوک کی ملکیت قرار پائے گی، اس رقم سے دس عدد جہاز خریدے جائیں گے، یہ جہاز چونکہ صکوک کی رقم سے خریدے گئے ہیں اس لئے وہ جہاز حاملین صکوک کی ملکیت قرار پائیں گے، یہ جہاز مذکورہ ہوائی کمپنی کو مرابحہ ثمن آجل پر فروخت کردیئے جائیں گے، شرعی لحاظ سے مانا جائے گا کہ حاملین صکوک نے جو جہازوں کے مالک تھے مرابحہ ثمن آجل پر وہ جہاز ہوائی کمپنی کو فروخت کردیئے، ہوائی کمپنی مرابحہ کی قیمت قسطوں میں ادا کرے گی، یہ قیمت بحق حاملین صکوک ہوائی کمپنی کے ذمہ واجب الادا ہوگی، جب تک وہ قیمت ادا نہیں ہوجاتی، ہوائی کمپنی حاملین صکوک کے تئیں مقروض رہے گی، جیسے جیسے قسطوں کی ادائیگی ہوتی جائے گی حاملین صکوک کو مساوی انداز سے ان کی رقم واپس ملتی جائے گی، چونکہ جہاز مرابحہ پر فروخت کئے گئے تھے اس لئے حاملین صکوک کو جو رقم واپس ملے گی وہ ان کی دی ہوئی رقم سے

زیادہ ہوگی کیونکہ اس میں مرابحہ کا نفع بھی شامل ہوگا۔

صکوک اجارہ:

ایک کمپنی کو ایک بڑی جائیداد کی خریداری کرنی ہے، جس کی قیمت ایک ارب روپے ہے، اس سودے کو انجام دینے کے لئے اسے باہر سے زر حاصل کرنا ہے، وہ کمپنی ایک ارب روپے کے صکوک جاری کرے گی، صکوک اپنے درج کرانے والے صکوک کی قیمت ادا کریں گے، صکوک درج کرانے سے جو رقم جمع ہوگی وہ حاملین صکوک کی ملکیت قرار پائے گی، اس رقم سے مذکورہ جائداد خریدی جائے گی، یہ جائداد چونکہ صکوک کی رقم سے خریدی گئی، اس لئے وہ جائداد حاملین صکوک کی ملکیت قرار پائے گی، اس کے بعد وہ جائداد مذکورہ کمپنی کو اجارہ پر دے دی جائے گی، اس صورت میں کمپنی مستاجر ہوگی اور حاملین صکوک مالک اور مؤجر ہوں گے، اور جو بھی کرایہ کمپنی ادا کرے گی وہ حاملین صکوک کا حق قرار پائے گا، کمپنی اگر اس جائداد کی ملکیت حاصل کرنا چاہے گی تو اس کے دو طریقے ہوں گے، ایک تو یہ کہ کرایہ کی صورت میں وہ اتنی رقم ادا کردے جو جائداد کی خریدار پر آنے والے صرفہ اور اس خریداری سے متوقع منافع دونوں پر مشتمل ہو، اور تمام تر کرائے کی ادائیگی کے بعد حاملین صکوک اس عمارت کو کمپنی کو ہبہ کردیں یا معمولی قیمت پر فروخت کردیں، دوسری شکل یہ ہے کہ وقفہ وقفہ سے کمپنی جائداد کا کچھ کچھ حصہ خریدتی رہے، اور باقی حصوں کا کرایہ بھی ادا کرتی رہے، غرض یہ کہ صکوک اجارہ کی صورت میں بھی حاملین صکوک کو صکوک کی ابتدائی قیمت سے زیادہ رقم کی واپسی کی توقع رہتی ہے۔

صکوک مضاربہ:

ایک کمپنی کو ایک نئے تجارتی پروجیکٹ کو انجام دینے کے لئے دس ارب روپے کی ضرورت ہے، وہ کمپنی مضاربہ صکوک جاری کرے گی، صکوک اپنے نام درج کرانے والے صکوک کی قیمت ادا کریں گے، صکوک درج کرانے سے جو رقم جمع ہوگی وہ حاملین صکوک کی ملکیت قرار پائے گی، کمپنی کی حیثیت مضارب کی ہوگی اور حاملین صکوک کی حیثیت رب المال کی ہوگی، موجودات مضاربہ کی جو بھی

صورت ہو خواہ وہ اثاثے ہوں، نقد رقومات ہوں یا قرضے ہوں، انہیں حاملین صکوک کی ملکیت مانا جائے گا، پروجیکٹ کی تکمیل یا مدت مضاربہ مکمل ہونے پر نفع ہونے کی صورت میں راس المال کے علاوہ منافع میں سے مضارب کا حصہ نکال کر باقی رب المال کی حیثیت سے حاملین صکوک میں مساوی تقسیم کر دیا جائے گا، اس طرح صکوک مضاربہ میں بھی حاملین صکوک کو اصل رقم کے علاوہ منافع کے حصول کی توقع رہتی ہے، گو کہ مضاربہ کو پیش آنے والے نقصانات کا بار بھی انہیں کو اٹھانا ہوتا ہے، صکوک مشارکہ کو اور صکوک وکالۃ بالاستثمار کو بھی صکوک مضاربہ پر قیاس کر کے سمجھا جا سکتا ہے، البتہ تینوں عقود کی جزئیات میں جو فرق ہے وہ یہاں بھی ملحوظ رہے گا۔

صکوک نقل ملکیت:

یہ صکوک کی ایک خاص شکل ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی کمپنی اپنا استثماری بستہ Investment Portfolio فروخت کر دیتی ہے، اور حاملین صکوک اس کے خریدار ہو جاتے ہیں، بستہ میں موجود تمام تر اثاثے حاملین صکوک کی ملکیت میں داخل ہو جاتے ہیں، اور اس بستہ کا منتظم کوئی اور کمپنی کا خود ہی فروخت کرنے والی کمپنی ہوتی ہے، حاملین صکوک کو اس بستہ سے ہونے والا نفع تقسیم ہوتا رہتا ہے، اور ایک خاص مدت کے بعد وعدہ خریداری کے تحت وہی کمپنی یا کوئی اور کمپنی حاملین صکوک سے وہ بستہ خرید لیتی ہے، ایسے صکوک جاری کرنے سے پہلے معاصر فقہاء نے یہ شرط رکھی ہے کہ اس بستہ کے اثاثوں میں نقود اور قرضوں کا تناسب ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو، تاکہ ان صکوک کی خرید و فروخت اعیان کی حیثیت سے ہو سکے۔

صکوک کی خرید و فروخت:

صکوک کے سلسلے میں ایک اہم بحث صکوک کے تداول یعنی خرید و فروخت کی ہے، اصولی طور سے صکوک کی خرید و فروخت میں کوئی شرعی مانع نہیں ہے، البتہ صکوک کے ماوراء اثاثے چونکہ مختلف حیثیت کے حامل ہو سکتے ہیں، اس لئے اصل مسئلہ یہ ہے کہ صکوک کی بیع و شراء کن ضوابط کے

تحت ہوسکتی ہے، اس سلسلے میں ہر نوعیت کے صکوک کے جداگانہ احکام ہیں، بنیادی اصول یہ ہے کہ صکوک کے ماوراء اثاثے کس ہیئت میں ہیں، اگر وہ نقد کی صورت میں ہیں تو بیع الصرف کے احکام عائد ہوں گے، اگر قرضوں اور دیون کی صورت میں ہیں تو بیع الدین کے احکام عائد ہوں گے اور اگر مال عین ہیں تو بیع الاعیان کے احکام لاگو ہوں گے۔

صکوک مرابحہ:

۱-صکوک مرابحہ کے اجراء کے بعد موجودات صکوک نقد کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۲-جب سامان خرید لیا جاتا ہے تو موجودات صکوک اعیان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔

۳-جب سامان مرابحہ پر فروخت کردیا جاتا ہے تو موجودات صکوک قرضوں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں۔

پہلی اور تیسری صورت میں صکوک کو قیمت عرفی سے کم یا زیادہ میں نہیں خریدا جاسکتا، جبکہ دوسری صورت میں صکوک کو کسی بھی قیمت پر خریدا جاسکتا ہے۔

صکوک اجارہ:

۱-صکوک اجارہ کے اجراء کے بعد موجودات صکوک نقد کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۲-جب چیز خرید لی جاتی ہے تو موجودات صکوک اعیان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔

۳-جب وہ چیز اجارہ پر دے دی جاتی ہے تو بھی موجودات صکوک اعیان کی صورت میں رہتے ہیں۔

آخری دونوں صورتوں میں صکوک کو کسی بھی قیمت پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔

صکوک مضاربہ:

۱-صکوک مضاربہ کے اجراء کے بعد موجودات صکوک نقد کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۲-جب صکوک سے جمع شدہ رقم مضارب کے حوالے کردی جاتی ہے تو موجودات صکوک

موجودات مضاربہ بن جاتے ہیں۔
دوسری صورت میں صکوک مضاربہ کی خرید وفروخت سامان تجارت کی طرح کی جاسکتی ہے۔

صکوک سلم:

۱۔صکوک سلم کے اجراء کے بعد موجودات صکوک نقد کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۲۔جب سلم کی رقم بطور ثمن کے ادا کردی جاتی ہے تو موجودات صکوک مسلم فیہ یا سامان سلم بن جاتے ہیں، جن کی حیثیت دین سلعی کی ہوتی ہے۔

۳۔جب مسلم فیہ خریدار کے حوالے کردیا جاتا ہے تو موجودات صکوک اعیان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔

۴۔جب سامان سلم کو وصولیابی کے بعد کسی کو فروخت کردیا جائے تو موجودات صکوک نقد بن جاتے ہیں۔

دوسری صورت یعنی مسلم فیہ کے مشتری کے قبضہ میں آنے سے پہلے خرید وفروخت کا مسئلہ فقہاء کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے اور دور جدید کے فقہاء کے لئے اجتہاد کی گنجائش رکھتا ہے، البتہ تیسری صورت میں صکوک کو کسی بھی قیمت پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ شکل میں صکوک کی کچھ اقسام کے ساتھ وہ احوال بتائے گئے ہیں جب ان کی ثانوی بازار میں بازار کی قیمت پر خرید وفروخت ہوسکتی ہے۔

صکوک کی اقسام	ثانوی بازار میں صکوک کی خرید وفروخت کا حکم
صکوک المشارکة	مشارکہ میں رقم لگ جانے کے بعد مشارکہ کی تکمیل تک جائز ہے۔

صکوک المضاربة	مضاربہ میں رقم لگ جانے کے بعد مضاربہ کی تکمیل تک جائز ہے۔
صکوک الوکالة فی الاستثمار	وکالۃ میں رقم لگ جانے کے بعد وکالۃ کی تکمیل تک جائز ہے۔
صکوک المرابحة	صرف سامان خریدنے کے بعد اور مرابحہ پر فروخت کرنے سے پہلے جائز ہے۔
صکوک البیع بثمن آجل	صرف سامان کے مالک ہونے کے بعد سے سامان فروخت کرنے تک جائز ہے۔
صکوک ملکیة منافع الأعیان	متعین اعیان کے منافع کی ملکیت کے بعد ان کا دوبارہ اجارہ کرنے سے پہلے تک جائز ہے
صکوک ملکیة الموجودات المؤجرة(صکوک الإجارة المنتهیة بالتملیک)	اثاثوں کے مالک ہونے کے بعد سے ملکیت کے منتقل ہونے تک جائز ہے
صکوک الاستصناع	نقود کے اعیان میں تبدیل ہونے کے بعد سے اعیان کو کسی اور مشتری کے حوالے کرنے سے پہلے تک جائز ہے
صکوک المسلم	مسلم فیہ کی حوالگی کے بعد اس کی دوبارہ فروخت تک جائز ہے، حوالگی سے پہلے کا حکم تحقیق طلب ہے۔

صکوک کی واپسی کا وعدہ:

صکوک سے متعلق ایک اہم مسئلہ وعدہ واپسی یا جاری کنندہ کی جانب سے وعدہ خرید کا ہے، صکوک کی رقم سے مستفید ہونے والی کمپنی کیا حاملین صکوک سے یہ وعدہ کرسکتی ہے کہ صکوک کی مدت کے اختتام پر یا دوران مدت میں ان کے صکوک کسی خاص قیمت پر خرید لے گی۔ اس مسئلہ کا جواب بھی صکوک کی نوعیت میں مضمر ہے۔

صکوک مرابحہ میں ایسے کسی وعدہ کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ عقد مرابحہ کی رو سے حاملین صکوک ثمن مرابحہ کے مستحق ہوتے ہیں جو صکوک کی قیمت عرفی سے زیادہ ہوتا ہے، اور مستفید کمپنی کے ذمہ واجب الادا ہوتا ہے۔

صکوک اجارہ میں وعدہ خرید ہوسکتا ہے، اور کسی بھی قیمت پر ہوسکتا ہے خواہ وہ قیمت عرفی ہو یا بازاری قیمت ہو یا آپس میں طے شدہ قیمت ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودات صکوک اعیان کی صورت میں ہیں جن کے سلسلے میں کسی بھی قیمت پر وعدہ خرید جاری کیا جاسکتا ہے۔

صکوک مضاربہ صکوک مشارکہ اور صکوک وکالۃ بالاستثمار میں صورتحال مختلف ہے، اور ان تینوں صکوک میں وعدہ خرید کے اوپر کافی بحث ہوچکی ہے۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مذکورہ صکوک کے جاری کرنے والے حاملین صکوک کو ان کے صکوک کی واپس خریداری کا وعدہ دے سکتے ہیں، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ وہ وعدہ بازاری قیمت پر ہوسکتا ہے، عادلانہ قیمت پر ہوسکتا ہے، اور عین بیع وشراء کے وقت جس قیمت پر اتفاق ہوجائے اس پر ہوسکتا ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ قیمت عرفی پر خریدنے کا وعدہ دیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ کوتاہی یا زیادتی جیسی کسی چیز کے ثابت ہوجانے پر نافذ کیا جائے۔

اختلاف صرف اس پر ہے کہ کیا مذکورہ صکوک کے جاری کرنے والے صکوک کی قیمت عرفی پر حاملین صکوک کو ان کے صکوک کی واپس خریداری کا عام وعدہ دے سکتے ہیں۔

عام طور سے فقہی اداروں کے فیصلے اسی پر ہوئے ہیں کہ ایسا وعدہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس قسم کا وعدہ ضمان کے مساوی ہوتا ہے، اور مضارب یا شریک یا وکیل کو ضمان کا پابند بنانا جائز نہیں ہے، تاہم بعض معاصر فقہاء کا اس پر اصرار ہے کہ وعدہ شراء خواہ وہ قیمت عرفی پر کیوں نہ ہو ضمان نہیں ہے، اور اس لئے جائز ہے۔

صکوک سے متعلق فقہی مسائل اور اشکالات کے اوپر سب سے اہم اور تفصیلی گفتگو مجمع الفقہ الاسلامی الدولی (انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی) کی انیسویں کانفرنس میں ہوئی، اس میں پیش کئے گئے مقالات موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم کے لئے بہت مفید ہیں۔